

# حج المبرورہ ایک محترم مہینہ

مولانا محمد خالد غازی مورخ و محدث

حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو

یہ نہیں کرتا بلکہ عقیدت و احترام کا وہ معاملہ کرتا کہ اس مہینہ کو اس قبیلہ کی ایک خاص امتیاز حاصل ہو گیا تھا۔ اور حج کو "حج مفر" سے جانا جاتا تھا۔ اسلامی مہینوں میں چار محترم مہینے ہیں جن کو "اشہر حرم" کہا جاتا ہے ان میں سے ایک حج مہینہ بھی ہے۔ یعنی تین مہینے ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔ حوالہ، ذی قعدہ، ذی الحجہ ان تین مہینوں کو حج کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ ان مہینوں میں عسب عمر نہیں کرتے تھے عمر کے لئے سب سے زیادہ موزوں مہینہ حج کا تھا۔ چنانچہ حج کا چارہ نظر آئے گا، ہر مہینہ کے کمر کے طرف قافلہ رواں ہوجاتے، دور جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمر نہیں کیا جاتا، اسلام میں اس کی اجازت ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ حج کے ساتھ عمر بھی ادا کیا جائے۔

اسلام نے اس مہینہ کی عظمت کو آسمان تک پہنچا دیا۔ اسی مہینہ کی باختلاف روایت ۲، ۳، ۴ تاریخ کی شب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی بیت المقدس میں آپ نے تمام انبیاء کی امت کو فرمائی اور اللہ رب العزت کے حضور میں حاضر بنی ہوئی اللہ رب العزت کی طرف سے امت کے لئے پیغام و مسرتوں کا تحفہ لے کر آپ واپس تشریف لائے۔

مولانا محمد خالد غازی مورخ و محدث  
حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو

حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو

صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ صم اشہر الحرام ورجب صم الا شہ للحرام ببلات حلاف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہانی سے فرمایا کہ اشہر الحرام میں روزہ رکھو، اور رجب بھی بلا اختلاف اس میں داخل ہے۔ لہذا اس وقت موم پر اس سے اتنا لال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے بھی بعض راوی ضعیف ہیں۔

**ہزاری کا روزہ:**  
عورتوں میں روزہ رکھنے کا روزہ اس مہینہ کی ستائیس تاریخ کو بہت سے اس کو وہ ہزاری کا روزہ کہتے ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اس روزہ کا ثواب ہزار روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ لیکن یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کی طرح اس مہینہ میں "لیلۃ الرفاق" کا بھی بعض حلقوں میں بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ بعض صوفیاء اور مشائخ سے مخصوص طریقے سے نماز پڑھنا بھی منقول ہے۔ حافظ ابن حجر کی اپنی کتاب میں ان سب نمازوں کو جمع کیا ہے جن کی اصل سنت سے ثابت نہیں۔ اور ابن علم نے اس کے ابطال میں مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ البتہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ثابت کیا ہے کہ اس میں اس نماز کا دفاع کیا گیا، لیکن ظاہر ہے مجرم صوفیاء کے اقوال حج میں قرار پائیں گے۔ "لیلۃ الرفاق" رجب کی پہلی جمعرات اور جمع کے درمیان کی رات کو کہتے ہیں۔ بعد نماز مغرب ۱۲ رکعت اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح شب استسقا جو بعض متقدمین کے یہاں عام ہے۔ بعض پندرہویں رجب کو بیس رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔ اس کا ثواب سونے اور چاندی کے ہزاروں کے برابر مانتا ہے، یہ بھی بے اصل ہے۔ یہ ساری باتیں "کتاب الاسرار" کتاب ریاضین، کتاب الادوار، تحفہ کیمی۔ ارشاد الطاہرین اور رشید المؤمنین میں مذکور ہیں۔

مولانا محمد خالد غازی مورخ و محدث  
حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو

حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو

حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو



فرغ دیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ حضرت جعفر صادق کی وفات اسی تاریخ میں ہوئی تھی، حالانکہ حضرت علیہ الرحمہ کی وفات ثوال الحرم ۳۵ھ مطابقتی ہے۔ اور ولادت کا زمانہ رمضان المبارک مشہور ہے لہذا اس مہینہ کی ۲۲ تاریخ سے حضرت جعفر صادق کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اسی دن کا تب وحی حضور اکرم کے برادر نسیب امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ستر سال کی عمر میں بروز جمعرات ۲۲ رجب مشہور میں ہوئی ہے۔ بعض نے انہی نے آپ کی وفات حسرت آیات پر خوشی منائی، لیکن خوف سے اس کا علی الاعلان اظہار نہ کر سکے۔ دوستوں کو خفیہ مبارکبادیں پیش کی گئیں، خفیہ ضیافتیں ہوئیں۔ اسکا بھی التوا کی گئی کہ کھانا گھانگھانے لگے۔ تنہائی میں ہو۔ اور بچوان تیار کئے جانے کی اطلاع بھی نہ ہو۔ اس سلسلہ میں یہ بھی اہتمام ہوا کہ رات کی تاریکی میں یہ سب کام انجام دینے جائیں تاکہ دھواں بھی نظر نہ آسکے، ان سب باتوں کا اہتمام ٹوٹے میں کیا جاتا ہے۔ اب بھی سینوں کے یہاں دھوم دھام سے یہ بدعت جاری ہے۔ فاتحہ انڈھیلے میں ہوتا ہے۔ اور فاتحہ والی ٹکیاں باہر نہیں نکالی جاتی ہیں۔ یہ سراسر نفی کی مشابہت ہے۔ انھوں نے اس رسم کو بڑے شاپراہ انداز میں حضرت جعفر صادق سے منسوب کیے سینوں کو فریب دینے کی کوشش کی ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کو تو بغض ہے، اور اس سلسلہ میں کوئی موقع وہ ضائع نہیں کرتے لیکن ہمارے کسی بھائیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اللہ اللہ فی أصحابی لا تتخذوہ من بعد غرضاء (مدینہ)

معاذی اللہ شان میں گستاخی کرنے سے اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنائیں۔

آج اس امر میں ہمارے بھائی بھی شریک ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اپنی اس نادانی کو کھینچیں اور بدعتات و منکرات سے اپنے کو بچائیں۔

مولانا محمد خالد غازی مورخ و محدث  
حج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تقویم کا یہ ساتواں مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عبس آرد ہی عصیت اور باہمی کشمکش کے باوجود اس مہینہ کا احترام کرتے تھے۔ جنگ و جدال کی جتنی سرد چڑھ جاتی، اور امن و شanti کے چمن میں از سر نو بہ ل آجاتی، قافلے تجارتی و کر و دی طرفت رواں دواں ہوجاتے۔ اور زندگی کے رخسار پر چاندنی کی طرح فضا میں ہر طرف چھٹکی ہوتی نظر آنے لگتی۔ عیس کا سفر نامی قبیلہ اپنی تمام خون آشام سرگرمیوں کو سوونو



## مجلس ادارت

شمس الحق سندوی  
محمود الازهار سندوی

خط و کتابت کا پتہ  
نیبر تحریک پوسٹ بکس ۹۳  
مدیر اسلام آباد، گھنٹہ۔ اسلام آباد

## زر تعاون

سالانہ پیس روپے  
شش ماہی چالیس روپے  
فی شمارہ ۲/۲۵ روپے

## بیر و ن ملک

سوری ڈاک، جملہ ڈاک ۱۰ ڈالر

## فضائی ڈاک

ایشیائی ممالک ۲۵ ڈالر  
افریقی ممالک ۲۵ ڈالر  
یورپ ممالک ۲۵ ڈالر  
امریکی ممالک ۲۵ ڈالر

## نوٹ

ڈرائنگ سکریٹری مجلس سعادت و نشریات  
گھنٹہ کے نام سے بنائیں اور دفتر "تعمیرات" کے پتے پر روانہ فرمائیں۔



اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے لہذا اگر یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ قائم مدوعہ العمار کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ پچاس روپے ارسال فرمائیے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط سے بھیجئے وقت اپنا خریداری نمبر لکھنا ضروری ہے۔

# تعمیرات

جلد ۲۴  
۱۰ فروری ۱۹۹۰ء مطابق ۱۲ رجب ۱۴۱۰ھ  
شمارہ

شمس الحق سندوی

# تنقید کا دلچسپ مگر مہلک مرض

اسلام دشمن طاقتوں، تحریکوں، افراد اور جماعتوں سے زیادہ بعض وقت شعوری یا غیر شعوری طور پر خود ہمارے اپنے افراد سے بلکہ بعض دینی جذبہ رکھنے والے حضرات سے وہ نقصان پہنچتا ہے، اور دین کے حلقوں کی طرف سے بے اعتدالی پیدا کرنے کے اسلام دشمنوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے، جو مخالفین کی بڑی مدد و جہد کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا۔

ہمارا آج کا ایک بڑا مرض یہ ہو گیا ہے کہ، سنی سنائی بات پر یا سرسری اور ظاہری طور پر کسی چیز کو دیکھ کر محض قیاس و گمان کی بنیاد پر آخری اور منطقی فیصلہ کر لیتے ہیں پھر اپنے گمان و ظن کے تحت نہایت بے باکی کے ساتھ آہ سرد بھر کر اس کو لوگوں سے بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ حقیقت سے اس کا کہیں دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ یہ ہمارے اس زمانے کا بڑا مہلک مرض بن گیا ہے، جو ہمارے معاشرہ میں پھیل گیا ہے، اور اس سے بڑا نقصان پہنچ رہا ہے اس سے بدگمانی و بے اعتدالی کی فضا کے ساتھ ساتھ خود کار کھوں کے حوصلے پست ہوتے ہیں کہ آخر وہ بھی تو گوشت پوست ہی کے پتے پتے لوگ ہوتے ہیں۔

کھسی بات کے کہنے اور بیان کرنے سے پہلے دس بار سوچنا چاہیے کہ اس میں حقیقت کتنی ہے اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے، ہمارا یہ ناعاقبت اندیشانہ جذبہ دینی، دین کو نفع پہنچانے کا یا نقصان پہنچانے کا سوچنے والا ہے، اگر ہم اس پر غور کریں اور حقیقت پسندی اپنا جائزہ لیں تو ہمیں بہت جلد اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے اس طرز میں احساس برتری اور خود نفسیاتی کا بڑا دخل ہے، ذرا غور کرنے سے حقیقت عیاں ہو کر سامنے آجائے گی چاہے نفس نامہ اس کو تسلیم کرنے سے اعراض کرے اور اپنے اغراض، دینی درد، اور ملت کی بھی خواہی کا یقین دلاتا ہے، ہمارا یہ طرز ہم کو قومی اور ملی طور پر نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ مخلص کارکن جو جان جو کھوں میں ڈال کر نزم گرم جھیل کر کام کرتے ہیں، ان کا تعاون نہ کر کے، اٹھ ان کو ہدف تنقید و ملامت بنانا جہاں ان کے حوصلے پست کرتا ہے، وہیں ایک نخواست و بے برکتی، ناشکری و ناقدری کو بھی جنم دیتا ہے، جس کے اثرات و نقصانات بہت برسے نتائج مرتب کرتے ہیں، اس ناشکری، ناقدری پر اس تحریک یا ادارہ کو کبھی کبھی ایسے زوال سے دوچار ہونا پڑتا ہے کہ اس کی تلافی ناممکن ہوتی ہے اس تنقید سے جا کی نخواست سے جہاں تک ذاتی نقصان کا تعلق ہے وہ تو ناقابل قیاس ہے، بعض وقت انسان کو اپنے جسم باطل میں اس کا دھیان نہیں ہوتا، وہ اس پر غور نہیں کرتا، لیکن نقصان ایسا پہنچتا ہے کہ اس کے سات و گمان میں بھی نہیں ہوتا، تنقید کی نخواست اس کو سلبی راستہ پر چلائی رہتی ہے اور کبھی کبھی تو دین سے بہت دور کر دیتی ہے۔ اس حقیقت کی وضاحت کے لئے ہمیں وقت صرف ایک واقعہ کے بیان پر اکتفا کریں گے کہ شاید یہ ایک واقعہ ہی ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہو۔

حضرت عمر کے دور خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو فدہ کے امیر تھے، کو فدہ کے کچھ لوگوں نے حضرت سے ان کی بہت سی شکایات کیں، یہاں تک کہ یہ نماز تک ٹھیک سے نہیں پڑھتے ہیں، حضرت عمر نے حضرت عمر سے کہا، وہ بلا تحقیق حضرت لوگوں کے کہنے پر یقین نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت سعد بن وقاص کو بلا کر فدا کیا کہ لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ نماز تک کی شکایت کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان لڑائی کا انکار کرتے ہوئے

پسے قدیم الاسلام ہونے اور دیگر اسلامی  
 خدمات کے ساتھ یہ تک فرمایا کہ ہم تو  
 اسلام کے لئے فخر و فائدہ کی حالت میں اس  
 طرح جہاد کرتے تھے کہ کھانا تک نہیں نصیب  
 ہوتا تھا، درختوں کے پتے کھا کھا کر جہاد  
 کرتے تھے، پتوں کے کھانے سے ہمارا منہ  
 پھل لگتا تھا ہم کو اور ہمارے ساتھیوں کو اجابت  
 بکری اور اونٹ کی بیٹھی کی طرح ہوتی تھی  
 اور اب ہم ٹھیکے نماز بھی نہ پڑھیں گے۔  
 ان کے اس جواب پر حضرت عمر نے دو آدمی  
 بھیج کر حالات کی تحقیق کرائی تو صحیح ثابت  
 ثابت ہوا۔ ایک قسم کے لمبے نے ان  
 تحقیق کرنے والوں سے کہا کہ جب تم قسم  
 دلا کر پوچھتے ہو تو بتانا ہوں کہ سعد جہاد  
 کے لئے نہیں نکلے، تقسیم میں مساوات اور  
 برابر بری نہیں کرتے، اور فیصلہ میں انصاف  
 نہیں کرتے۔ جن حضرت سعد نے پتے  
 کھا کھا کر جہاد کئے ہوں ان کو اس کا ذرا  
 کی باتوں پر گفتا دکھ ہوا ہوگا، چنانچہ بدعا  
 دی گئی اللہ! اگر یہ شخص جھوٹے  
 اور محض شہرت اور دنیا کو دکھلانے کی  
 غرض سے نکلے ہوا ہے، کہ بڑے آدمی پر  
 تنقید کرنے سے شہرت ہوا کرتی ہے، تو

اس کی عمر بڑھانے اور فقر میں اضافہ کراد  
 فتون میں مبتلا کر۔ یہ بد دعا سی گئی  
 کہ اس کی عمر اتنی دراز ہوئی کہ بڑھاپے کی  
 وجہ سے پکیس منگھوں پر گر گئی تھیں فقر نے  
 اس کو گھیر لیا اس حال میں وہ پھر تارستا  
 تھا اور لڑکیوں کو چھو رہا تھا، لوگ پوچھتے  
 یہ تم کو کیا ہو گیا تو وہ کہتا ہم کو حضرت سعد  
 کی بد دعا لگ گئی۔ اللهم ہبنا  
 نعوذ بک من غضبک و غضب  
 رسولک و غضب اولیاءک  
 شوق تنقید یا طلب شہرت میں  
 جیسا کہ ادب پر حضرت سعد کے واقعے  
 معلوم ہوتا ہے کبھی آدمی کسی بڑے پر  
 اس لئے تنقید کرتا ہے کہ اس کی شہرت ہو  
 بعض وقت ہمارا قلم ان برگزیدہ شخصیتوں  
 کو بھی اپنی تنقید بلکہ اس سے بھی بڑھکر  
 تحقیر و استحقاق کا نشانہ بنا آتا ہے جن کی  
 عمریں خدمت دین اور ملت کی شیرازہ بندی  
 میں صرف ہوئیں، اور انھوں نے اسلام  
 میں اپنی جا نہیں تہاں کرایں۔ یہ ست ڈونے  
 کی بات ہے، کچھ زیادہ تفصیل میں جانے  
 بغیر حضرت سعد بن وقاص کے واقعہ  
 کو ذہن میں رکھنا کافی ہے۔

# نعت پاک

کلہ لالہ میں پیارا سا نام آئے ہے  
 اس نور ہدایت پر صدتے ہی لقب پائے ہے  
 جب تصور میں مدینہ سے آجائے ہے  
 جنت کا سا عالم آنکھوں میں سما جائے ہے  
 شاہ ام کے عشق میں یہ حال ہو گیا ہے  
 بیل کا میرے لہنی ہر زخم نظر آئے ہے  
 ہلے یہ میری بے بی اف طاقت پروا نہیں  
 شاہ لولاک سے دوری مجھے تڑپائے ہے  
 علم آگین نقشا شام و سحر طیب کی  
 باد صبا جو جنت سے اڑالائے ہے  
 جسے دیکھنا ہو دیکھنے کے اعجاز رسالت ہے  
 رحمت کی گھاٹیں کو آفاق پر چھائے ہے  
 ہے خانہ کعبہ تو عبادت کا میرے مرکز  
 یہی وہ در ہے جہاں آرزو برائے ہے

ایک عاصی بے ترے در پہ جہاں میں ایسا  
 ترے نام پر نثار، کھڑا اپنا سر جھکائے ہے

## جب حکومت انصاف پسند ہوتی ہے

شیر شاہ کی حکومت کے زمانہ آبادی کے پاس ایک شخص رابستہ میں مارا  
 ہوا پایا گیا اس مقتول کی لاش ایک ایسے دوکانوں کی سرحد پر پائی گئی جس میں مدتوں سے  
 جگمگا چلا آ رہا تھا۔ قتل کا ثبوت نہ مل سکا، جب اس حادثہ کی خبر شیر شاہ کو ملی تو اس نے اپنے  
 وزراء سے اس کی تحقیق کرنے کو کہا، لیکن کہیں سے کوئی ثبوت نہ ملا۔ آخر بہت سوچ بچار کے  
 شیر شاہ نے دو آدمیوں کو اس درخت کے پاس بھیجا جس کے نیچے مقتول کی لاش ملی تھی  
 اور اس درخت کو کھانڈی سے کاٹنے کا حکم دیا اور ان آدمیوں سے کہا کہ وہ اس کا نظارہ نہ کریں  
 کہ وہ بادشاہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ لیکن جب دونوں گاونوں میں سے کوئی  
 ان کے پاس مزاحمت کرنے کے لئے آئے تو جاگیردار کو خبر نہ دی، اور ان کے مقدم  
 کو پکڑا کر دربار میں لے آئیں شیر شاہ کے آدمیوں نے حکم کے بموجب جاگیر درخت  
 کو کاٹنا شروع کیا تو وہاں گاونوں کے پاس سے ایک آدمی نے آکر شور مچا اور فریاد  
 کیا کہ درخت تو ہمارے ہیں تم کون ہو جو اس کو کاٹتے ہو۔ شیر شاہ کے آدمیوں نے  
 وہاں کے جاگیردار سے کہا کہ گاونوں کے یہ آدمی مجرم ہیں انکو بادشاہ کے دربار  
 میں لے چلو، شیر شاہ نے اس گاونوں کے مقدم سے پوچھا کہ درخت تمہارے گاونوں  
 سے کچھ فاصلے پر تھا، لیکن جب یہ کاٹا جا رہا تھا تو تم کو خبر ہو گئی، لیکن جب ایک آدمی کا  
 سر کاٹا جا رہا تھا تو تم کو خبر کیوں نہیں ہوئی۔ پھر حکم دیا کہ اگر تین روز میں مقتول کو قاتل  
 حاضر نہ کر دیا جائے گا تو تم سب کو ان کے لئے روزگاہوں کے تمام آدمی قتل کر دینے جائیں  
 قاتل گاونوں میں موجود تھا اس نے اس کو روک دیا اور کہا کہ تمہارے سامنے پیش کیا اور اس  
 سزا دی گئی (تاریخ داؤدی) صفحہ ۱۹۹

# مسلمانوں کے مسائل اور عالم اسلام کا موقف

مولانا دافع رشید ندوی ترجمہ / عبدالواحد

کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جائے جس کا تعلق  
 مسلمانوں سے ہو، یا اسلام اور اس کے  
 مقدمات سے ہو تو لینے ملک کی مسابز  
 کے احکامات کا ناسخ کر کے لگے اور  
 ہیں۔ اس لئے کہ انھیں اندیشہ ہوتا ہے کہ  
 مسلمانوں سے وابستگی یا اسلام کی طغیان  
 نسبت کی تہمت ان پر لگ جائے گی، اور  
 وہ قدامت پرست کہلا جائیں گے، ان کو ماری  
 ترقی اسلام کے معاملہ میں غیر جانبدار  
 ہیں نظر آتی ہے، حالانکہ ان کی قدامت پرستی  
 تعلیم، صنعت، سیاسی نظام اور اقتصادیات  
 کے نظام سے خود ظاہر ہوتی ہے، جس میں  
 ترقی کا ان کو زیادہ احساس نہیں مسلم ملکوں  
 کا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں سید  
 غیر جانبدارانہ بلکہ منصفانہ رویہ، مسلمانوں کے  
 اکثر مسائل کا ذمہ دار ہے، گذشتہ صدیوں  
 میں مسلمان بعض ممالک میں معاشرتی کائنات  
 ہوئے، اور ان کے ساتھ ظالمانہ موقف اختیار  
 کیا گیا لیکن اکثر اسلامی ممالک ان ایسوں  
 پر غاموش رہے، جس سے دشمنان اسلام  
 کی جرأت میں اضافہ ہوا۔ اس لئے کہ ان کو  
 یقین تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کے  
 سلوک کرنے میں وہ پوسے نظر برآ رہا ہے  
 اور اس سلسلہ میں کسی رد عمل کا انہیں خطرہ  
 نہیں ہے، اور مسلم ممالک میں ان کے مفادات  
 محفوظ ہیں۔

عالم اسلام میں اس موقف کے اختیار  
 کرنے کا سبب بڑا سبب سیکولر اور علاقائی  
 نظریات کا فروغ ہے، جس کی ان ملکوں کی  
 عیسائی اور یہودی اقلیتوں نے بڑی طاقت  
 رکھی ہے اور مغربی ملکوں کی مدد سے ترویج کی  
 ہے، اس قومی اور علاقائی فکر سے قبل مسلمان  
 اپنے ملکوں میں با اقتدار اور با اختیار تھے،  
 جس کی وجہ سے ان کا ذہن دوسرے ملکوں  
 میں محسوس کیا جا رہا تھا، مسلمان کم تعداد میں  
 رہتے تھے، وہاں بھی وہ عورت کے ساتھ زندگی  
 گزارتے تھے، اور ان کے مفادات محفوظ  
 رہتے تھے، کسی کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ  
 مسلمانوں کے ساتھ بد سلوکی کرے اس لئے  
 کہ اس کا سخت رد عمل پیدا ہو سکتا تھا،

مسلمانوں کی اس سخت اور باہمی تعاون  
 کا کئی بار مظاہرہ ہوا، مغربی ممالک میں  
 ایٹانوں کے ہاتھوں قتل و خونریزی کا بازار  
 گرم ہوا تو ہندوستان میں اس کے خلاف  
 سخت رد عمل ہوا، اور جب بلقان کے  
 مسلمانوں پر آفت آئی۔ تو ہندوستانی  
 مسلمانوں نے ان سے بھردری کا اظہار کیا  
 خلافت عثمانیہ کو جب خطرہ پیش آیا، تو سب سے  
 بڑی تحریک ہندوستان میں پئی۔

اس طرح کی متعدد مثالیں موجود  
 ہیں، نہہ سویرے کو قیام کے بعد برطانیہ  
 اور فرانس نے جب مہر پر حملہ کیا تو اس وقت  
 ہندوستان کے مسلمانوں کی طاقت سے  
 ہر طرح کی مدد کی پیشکش کی گئی۔ اور حملہ پر سخت  
 احتجاج کیا گیا۔ یہ بھردری انھیں اسلامی  
 کا نظریہ تقاضا ہے جو گذشتہ عہد میں  
 مسلمانوں میں دنیا کے ہر حصہ میں پائی جاتی  
 تھی قومیت اور علاقائیت کے اس عہد  
 میں اسلامی اخوت اور برائی رحمت و خیریت کے  
 روابط کو دور پڑ گئے ہیں، مسلمانوں کے دین میں  
 رابطہ کے مفقود ہونے کی وجہ سے مسلمان  
 ہر ملک میں اپنے بھائیوں سے لڑتے گئے  
 ہیں، اس کی وجہ سے ان کا عرب اور بیت  
 دلوں سے جاتی رہی، اور وہ حدیث تشریف  
 کے مطابق (کاشاۃ فی اللیلۃ المطیرۃ)  
 ابراہاں میں سکڑی اور ٹھٹھری ہوئی بکری  
 کے مانند ہو گئے۔

مسلمان اپنے عہد کے دور میں بڑی  
 سے بڑی طاقتوں کا مقابلہ کرتے اور ان پر  
 فتح و غلبہ حاصل کرتے، اور جو ان سے  
 زیادہ طاقتور ہوا وہ بھی ان کے سامنے منگوا  
 ہو جاتا، لیکن اب یہ حال ہے کہ وہ اپنے  
 سے گھرتے بھی مقابلہ سے عاجز ہیں، یہاں  
 دشمنوں کی قوت کی علامت نہیں ہے بلکہ  
 مسلمانوں کی سبب نکل جانے کی علامت ہے  
 تاریخ کے اس دور کو گزرنے سے  
 زیادہ دن نہیں ہوئے جبکہ مسلمان حکمران  
 اسلامی مقدمات یا مسلمانوں پر زیادتی  
 کرنے والے کو دیکھتے تھے ایک ایسے ملک  
 میں جو در دراز واقع ہوتا تھا، اور ظالم  
 خود باز آتا تھا، اور اپنے غلط رویے میں تبدیلی  
 لاتا تھا، عربی شاعر ابو ذر اس کا کھاتی ہے اس  
 ہیئت کا تذکرہ کرتے ہیں اس شعر میں کیا ہے  
 إذ اھا اڑ مسل الامرا حیثا  
 لئی الأعداء ارسلت الھکابا  
 جب امراء دشمنوں کے مقابلہ  
 کرنے لگے شکر گزار روانہ کرتے ہیں تو حضرت  
 ہماری دھمکی کافی ہو جاتی ہے۔

### بقیہ : سوال جواب

جواب: تعلیمی تاش کے بیٹوں کی خرید و  
 فروخت جائز ہے اس کے علاوہ  
 دوسرے تاش کے بیٹوں کی خرید و فروخت  
 درست نہیں ہے۔

### بقیہ : سفر نبویؐ

بھی اس درجہ کو نہیں پہنچ سکا جس کی  
 حرمانی شاعر کے دلنے اس شعر میں یوں  
 کی ہے ہ  
 رسائی حضرت جبریل سدہ کے مکان تک  
 مگر معراج سرور تو کس سے لامکان تک  
 بلندی اس کی میں عارت بتاؤں کہاں تک  
 درست ہے۔ اور اگر شکل و صورت  
 ظاہر تو درست نہیں۔

### سوال: کیا بوقت عذر دہن ہاتھ سے استنجا کر سکتے ہیں۔

جواب: عذر کی صورت میں دہن ہاتھ  
 سے استنجا کرنا درست ہے۔

### سوال: ایک مسجد میں امام مقرب سے اس کے باوجود کوئی دوسرا شخص نماز پڑھانے سے فرما دوسرے شخص کا امامت کرنا کیا ہے؟

جواب: جس مسجد میں کوئی امام مقرب ہو  
 اس مسجد میں اس کے ہونے ہوتے

### دعا مغفرت

۱۵ جزوی ۱۹۹۰ بروز  
 جمعرات جناب عبدالصمد خان صاحب  
 ٹانڈن ایریا کمرٹ ضلع انارک بھگوانی  
 انتقال ہو گیا، موصوف تعمیر حیات  
 کے قدر دانوں میں سے تھے۔ قارئین  
 تعمیر حیات سے دعا ہے مغفرت کی  
 درخواست ہے۔



# کوئٹہ کے پیش (امریکہ میں)

محمد بُرہان الدین سنبھلی  
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

امریکہ کی دریافت کا سہرا۔ غلط یا صحیح طور پر۔ پذیر ہوئی صدمہ کے اعلیٰ نژاد کوئٹہ کوئٹہ نامی ایک یورپین سیاح کے سر ہاندھا جاتا ہے اگرچہ اس ملک کا نام (کوئٹہ) کے بجائے ایک پھر سال بعد (۱۷۷۵ء) میں وہاں جانے والے سیاح "امریگو" (AMERICA) کے نام پر امریکہ (AMERICA) پڑا۔

اگرچہ امریکہ کی دریافت کا سہرا۔ غلط یا صحیح طور پر۔ پذیر ہوئی صدمہ کے اعلیٰ نژاد کوئٹہ کوئٹہ نامی ایک یورپین سیاح کے سر ہاندھا جاتا ہے اگرچہ اس ملک کا نام (کوئٹہ) کے بجائے ایک پھر سال بعد (۱۷۷۵ء) میں وہاں جانے والے سیاح "امریگو" (AMERICA) کے نام پر امریکہ (AMERICA) پڑا۔

ادھر حضرت نے دنیا پر۔ خدیجہ باعلا نے۔ باواسطہ باجلا واسطہ۔ جن دو حکومتوں کی گویا حکمرانی ہے ان میں سے ایک امریکہ ہے۔ علاوہ ازیں وہاں کی خوشحالی نیز مال و دولت کی فراوانی کے چرچے بھی عام ہیں۔ اسلئے قدرتی طور پر اس کی اہمیت کافی الجملہ احساس تھا مگر اس کا اندازہ نہ تھا کہ قریبی زمانہ میں اس پر ہندو مت کی ترقی کے گوارہ میں جا کر اسے حسن و قبح کا پشم خود مشابہہ کر کے عبرت و بصیرت کا سامان فراہم کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن کوئی بھی محک سے راقم الحروف اکتوبر ۱۹۷۰ء کے لیے ہفتہ میں شمالی امریکہ کے مشہور۔ صنعتی و تجارتی مرکز اور بلنڈی والا بلکہ فلک بوس عمارتوں کے لئے مشہور "مشیکن" شہر کے کنارس آباد، خوبصورت ترین شہر "شکاگو" پہنچا،

سفر امریکہ کی تقریب: اللہ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔

لیسبلغ هذا الامر ما بلغ الليل والنهار ولا يترك الله بيت مدبر ولا ويرا الا اذخله هذا الدين (احمد) جہاں دن رات کی گردش ہوگی دینی ساری دنیا وہاں پر دین بھی ضرور پہنچے گا۔ اس دین سے کوئی چھوٹی بڑی آبادی خالی نہیں رہے گی۔ کی یہ دلیل صداقت بلکہ شہادت بھی ہے

## سیمیٹار میں نماز دنیا کی نمائندگی

اگرچہ اس مجلس کی طرف سے منقذ ہونے والا یہ سیمینار تھا لیکن موضوع کے ساتھ علاقہ کی اہمیت (جس میں اس کام کی قدر و قیمت اور اہمیت بھی درجہ ہو گئی ہے) کی وجہ سے مدعوین میں سے اکثر نے۔ باوجود طویل اور پر مشقت سفر کے۔ وہاں پہنچنا اپنی شرعی ذمہ داری بلکہ ملی فریضہ سمجھا۔ اس لئے وہاں پہنچنا تحریر و تقریر کی بڑی تعداد جمع ہوئی۔ برصغیر (ہندوپاک) اور دیگر علاقہ کے علاوہ افریقہ، یورپ، امریکہ، کناڈا کے متعدد ملکوں کے نمائندے وہاں پہنچے۔ شرکت کرنے والے مدعوین میں سوڈ کی عرب امیر محمد بن فیصل ابن ترکی (اسلامی امور کے دستکچراں میں سوڈی حکومت کی طرف سے نمائندہ) مقرر سے عربی و انگریزی کے شعلہ بیان مقرر فتحی عثمان اور ہندوستان کے راقم الحروف (محمد برہان الدین) کے علاوہ مولانا محمد نعیم صاحب اور ان کے نواسی مولانا صاحب (پاکستان) اور مولانا صاحب (کرچی) مولانا نایب الحق صاحب (اکوڑہ) عیسائی باشندے جو مذہب سے بغیر ہیں یا اپنے آبائی مذہب سے دل برداشتہ ہیں اور انہوں نے اسلام سن رکھا ہے ان میں سے بعض لوگ ان قادیانی مبلغین کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے بنام "اسلام" قادیانیت قبول کر لیتے ہیں۔

اس وقت حال سے اسلام کے سچے خادموں کا بھروسہ اور بے چین ہونا ظاہری تھا۔ چنانچہ انہی میں سے چند بیدار مغز اور فکرمند مخلصین نے "مجلس تحفظ ختم نبوت" قائم کی۔ شمالی امریکہ کا مشہور شہر شیکاگو جو مسلم آبادی کا امریکہ میں نائباں سے بڑا مرکز بھی ہے اس مجلس کا مرکزی مقام قرار دیا گیا۔

چنانچہ اس تجویز کے مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں شرکت کی دعوت راقم الحروف کو بھی دی گئی

اس سے قادیانیت کو بھی حدیث و سنت سے بے لگتائی یا قرآن و سنت کی غلط تفسیر کی پیداوار سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلئے حدیث و سنت کی اہمیت بھی (مؤرخہ و ذہنی عنوانات کے سیمینار کا نام موضوع تھا سیمینار کے لئے راقم نے مقالہ لاس موضوعاً پر ("قلان و سنت کا باہمی ربط" کے عنوان سے لکھا تھا۔ جو دوسرے دن صبح کی نشست میں (۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء) کو پیش کیا گیا۔) انشاء اللہ اسے کسی دوسری فرصت میں کسی رسالہ میں شائع کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے زبانی تقریر کی اور اکثر نے تحریری مقالات پیش کئے۔ سیمینار امریکہ میں ہونے کی وجہ سے یہ فطری تھا کہ اعلیٰ زبان انگریزی ہو۔ اس لئے دوسری زبانوں میں پیش کئے گئے مقالات اور تقریروں کے خلاصہ بردقت انگریزی میں سامعین کے سامنے پیش کرنے کا بھی بہت اچھا نظم تھا۔

## ہمانوں کا قیام:-

سیمینار کے ہمانوں کا قیام ایر پورٹ کے پاس مشہور فائٹ اسٹار ہوٹل (HOLIDAY INN) میں رہا۔ اس ہوٹل کے ایک بڑے ہال کے اندر (جسکی چوڑائی تنوٹ سے کم نہ تھی) سیمینار کی اکثر نشستیں ہوئیں۔

## امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی دینی بیداری:-

یہ بات خوش آئند ہونے کے علاوہ امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی دینی حس کی بیداری کی بھی علامت ہے کہ جس جگہ مسلمان تقویٰ تعداد میں اکٹھا ہو گئے ہیں وہاں انہوں نے چھوٹا یا بڑا اسلامی مندر قائم کر لیا ہے۔ (دہاں کے ایک بڑے مندر کا تفصیلی ذکر آگے آئیگا) چنانچہ جس بلاک میں سیمینار ختم ہونے کے بعد جہاں ٹھہرائے گئے تھے اسکے اندر بھی ایک مندر ہے اس بلاک کے مالک ایک نیک طبیعت جید آباد سید احمدی الدین انجینیئر ہیں بلاک جو ۳۰-۳۲ فلیٹوں کا ہے۔ تقریباً سب مسلمان ہیں۔ ہر مندر کے اندر نماز پڑھنے اور وضو کرنے کی جگہ کے علاوہ بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم

جس میں قرآن مجید، حفظ و ناظرہ کی تعلیم بھی شامل ہے اس کا نظم بھی ہے۔ تعلیم عموماً چھٹیوں کے اوقات و ایام میں ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر سچے کے لئے عصری تعلیم لازم ہونے کی وجہ سے ہر ایک کا کسی عصری اسکول میں پڑھنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ تنہا "شکاگو" کے اندر ہی۔ چھوٹے بڑے تین تین سے زیادہ ایسے مندر ہیں۔

## غذا کے مسئلہ پر مجلس مذاکرہ

امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے دینی رجحان اور شرعی احکام کی پابندی کے جذبہ کا اندازہ سیمینار کے انعقاد اور کرنے اور اس میں اسلئے ستروں کے قیام کے علاوہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ وہ لوگ وہاں رائج غذاؤں کے حلال و حرام ہونے کی تحقیق کرنے اور یہ جاننے کے لئے نکلنے رہتے ہیں کہ ان میں کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ تاکہ حرام سے بچا جائے۔ کچھ عرصہ قبل وہاں حلال گوشت کا ملنا ایک (PROBLEM) تھا۔ لیکن سب سے پہلے وہاں پر تقیم ایک باجمیت اور دیندار عرب نے یہ دشواری دور کرنے کا بیڑا (لوجه اللہ) اٹھایا چنانچہ اس نے رضا کارانہ طور پر۔ بغیر نفع و ضرر کا خیال کئے۔ حلال گوشت مسلمانوں کو کو اجنبی قیمت پر بہم پہنچانے کا اہتمام کیا، پھر اس کے ایشاد و اخلاص کے نتیجے میں میں اللہ تعالیٰ نے وہاں کے مسلمانوں میں عام بیداری پیدا فرمادی کہ اب خدا کے فضل سے۔ امریکہ کے تمام ایسے بڑے شہروں میں کہ جہاں مسلمان کثیر تعداد میں ہوں۔ حلال گوشت کا ملنا بہت آسان ہو گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تنہا "شکاگو" میں حلال گوشت کی تنوٹ دکھائی نہیں دی۔ لیکن وہاں سے مسلمانوں کے لئے غذائی مسئلہ صرف یہی نہیں تھا۔ بلکہ اس کے علاوہ کھانے پینے کی سیکڑوں ایسی چیزیں رائج ہیں جن کے حلال ہونے میں شبہ کی پوری گنجائش ہے، ان میں بعض وہ چیزیں شامل ہیں جن کے بارے میں ہمارے یہاں مشتبہ ہونے کا تصور ہی نہیں ہوتا مثلاً بکٹ، ڈبل روٹی وغیرہ اور

سامنے ترقی نیز آبادی کی کثرت کی وجہ سے ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جن کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کم از کم جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ انکی ملت بڑی حد تک مشابہہ ہے۔ بلکہ بہت سی چیزوں کی حرمت میں شبہ کرنے کی بھی گنجائش نہیں۔

اس بارے میں غور و توجہ نیز تحقیق کرنے اور علماء اسلام کی رائے جاننے کے لئے وہاں منتقل ایک کونسل (COUNCIL) بنام (THE ISLAMIC FOOD AND NUTRITION COUNCIL OF AMERICA) یا المجلس الاسلامی للغذاء قائم ہے اس مجلس کے اغراض و مقاصد کے اندر مغربی معاشرہ میں حلال اشیاء کی فراہمی اور حلال طریقہ کی ترویج بھی شامل ہے۔ شیکاگو میں "ختم نبوت سیمینار" کے موقع پر دنیائے آسے علماء کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کونسل نے غذائی مسائل پر مذاکرہ و بحث کے لئے ایک نشست (۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء) کو اسی ہوٹل "HOLIDAY INN" کے ایک ہال میں رکھی اس مذاکرہ میں غذائی اشیاء کے تجزیہ کے ماہرین کے علاوہ ایسے صرف چند علماء مدعو کئے گئے تھے جن کے بارے میں ذمہ داروں کو کسی ذریعہ سے پہلے ہی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ فقہ کے مناسبت رکھتے ہیں۔ ان میں راقم الحروف محمد برہان الدین بھی تھا (راقم کو تو غذائی کونسل سے ایک طویل سوالنامہ کے ساتھ دعوت نامہ بھی لکھو بیچید یا تھا جو روانگی سے قبل ہی مل گیا تھا) نیز پاکستان کے مشہور محقق عام مولانا محمد فتحی عثمانی صاحب، ہندوستان سے مولانا محمد نعیم صاحب (دربند) مولانا محمد الدین مائل صاحب اور ان کے علاوہ پاکستان و افریقہ اور عرب کے چند ماہرین علماء نے بحث میں حصہ لیا جس میں راقم الحرف (عربی) سے نمایاں تھے یہ محدودیمانہ کا مذاکرہ بڑا مفید اور نتیجہ خیز رہا، راقم کی نظر میں اس کی اہمیت بعض اعتبارات سے اصل

۱۰ فروری ۱۹۹۰ء سیمینار سے کم نہیں تھی۔ اگرچہ اس کی ایک ہی نشست ہوئی مگر بہت طویل رہی۔ مجلس میں غذائی تجزیہ کے ماہرین کی موجودگی سے اکثر شکار کو فائدہ پہنچا۔ انہی سے یہ معلوم ہوا کہ وہاں کھانے پینے کی بعض اشیاء جانوروں کی ہڈیوں سے تیار ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ ان میں مردہ ذبح شدہ۔ نیز حرام و حلال۔ ہر قسم کے جانوروں کی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہڈیوں سے تیار ہونے والی کسی چیز کے استعمال کا شرعاً کیا حکم ہوگا؟ یہ اہم سوال ہے لیکن اس کے جواب کے لئے یہ تھیں ضروری ہے کہ ہڈیوں سے کھانے پینے کی کوئی چیز تیار کرتے وقت کیا ان کی حقیقت بدل جاتی ہے (جس طرح صابن بناتے وقت کہ اس میں حرام چیزوں کا بھی پاک ہو جانا بتایا جاتا) یا نہیں بدلتی؟ یہ ایک علمی سوال ہے جس کا تفصیلی جواب دینے کے لئے ماہرین نے مزید مہلت مانگی۔ اس کی حقیقت اس طرح اس مجلس میں یہ بھی بتایا گیا کہ کھانے پینے کی اکثر چیزیں۔ یا خصوصاً مشروبات میں۔ الکوحل کا استعمال عام ہے، راقم نے ان ماہرین سے "الکوحل" کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ ایک مشروب ہے جو بہت سی چیزوں (مثلاً پھلوں، ترکاریوں) کے اندر قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ اسکی بعض تدریس سے علیحدہ کر کے بہت سے اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً خوشبو، ذائقہ بڑھانا، کسی چیز کو جلد تراب ہونے سے بچانا۔ اور اس کا ایک خاص صفت یہ ہے کہ اس کے اندر ایسی بہت سی اشیاء بھی جمیل ہو جاتی ہیں جو اور کسی طرح حل نہیں ہو سکتیں۔ دریا کرنے پر یہ بھی بتایا گیا کہ اس میں ہلاکت خیز حد تک شکر (نشہ) ہوتا ہے یعنی اگر کوئی شخص خاص الکوحل استعمال کرے تو نشہ کے ساتھ ہلاکت بھی ہو جائے۔

## انسانی حقوق اور

# اسلام

محمد (سیدنا) (ص) مترجم: بشیر الرحمن

انقلاب فرانس (۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۹ء) کی باد میں منائے جانے والے ایک جشن کے موقع پر خوشی دمست کا اظہار کرتے ہوئے فروری انداز میں بیات بھی گئی کہ انسانیت کو حقیقی منصف مقام عطا کرنے کا طرز امتیاز فرانس کو حاصل ہے لیکن برطانیہ کی ذریعہ اعظم سر تقیہ نے اس کی تہد کرتے ہوئے کہا کہ اس میدان میں پیش رفت کرنے والا ملک برطانیہ ہے۔ ۱۷۸۰ء میں —

انقلاب فرانس (Magna Carta) ۱۲۱۵ء کے مشورے نے انسانی حقوق کی ضمانت دی تھی۔ پھر نے بھی کہا کہ انقلاب فرانس سے دنیا کو کوئی بڑا فائدہ نہیں پہونچا بلکہ اس سے تو بدگمانی اور انارکی کی نشا عوام ہوئی۔ پھر نیپولین جو نابار جیسا حاکم پیدا ہوا جس نے طاقت کے بن بوسے پر یورپ کو متحد کرنا چاہا اس سلسلہ میں فرانس کے صدر مزان سے جب استفسار کیا گیا تو اس طنز آمیز لہجے میں کہا، ہاں! انسانی حقوق کا لغو ہونے والا ملک میں برطانیہ پیش پیش رہا ہے اسی کے ساتھ ساتھ بادشاہوں کو بھی انسانی جینے میں بھی برطانیہ کو امتیاز حاصل ہے اس نے انقلاب فرانس سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہی شارلزا دل کو پہچانی دی تھی۔

یہ دعویٰ برطانیہ اور فرانس دونوں کرتے ہیں کہ انھوں نے انسان کو شخصی حلقے سے آزاد کرایا، لیکن ہم اور ہر انسان پسند شخص پوچھ سکتا ہے کہ یہ تصور انھوں نے کہاں سے لیا حقیقت میں انسانیت کے حقوق بحال کرنے والا نہ برطانیہ ہے نہ فرانس، اس میدان میں ادریت کا شرف اسلام

وہاں دکھا کہ حق، امن و امان کا حق ہے۔ بود و باش کا حق، عورت و مرد کی حقا کا حق، انتقال مکانی کا حق، عدل و سادات کا حق، اور اسی طرح کے دیگر بہت سے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے اور اس طرح ساری دنیا کلی ہی وہ پہلا مشورے جس کی چمک دک آج پورے عالم کو خیرہ کے ہوئے ہے دنیا کی ساری تنظیمیں اور جنٹمن اسی کے اصول بنیادی کی زلزلہ زبانی کر رہی ہیں، کہا جاتا ہے کہ، ”صحیفہ نبوی“ کا اصلی نسخہ آج بھی ترکی کے متحف اسلامی (اسلامک میوزیم) میں بے نظارہ اسے کسی شکل میں موجود ہے جس شکل میں حضور کے زمانہ میں تھا جتنی دور خلافت میں مدینہ سے ترکی منتقل کر دیا گیا تھا۔

قرآنی نصوص سے بھی پہلے اس صحیفہ کی تدوین و ترتیب عمل میں آئی تھی قرآنی احکامات کا نزول اس کے بعد ہوا جن کے ذریعہ اس صحیفہ کی بہت سی نشریات کو اسی شکل میں باقی رکھا گیا بعض میں جزوی ترمیمات ہوئیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ سارے احکامات دفعتاً نہیں دے دیئے گئے، بلکہ تدریجاً ۲۳ سالہ مدت میں نازل ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیروں کے حقوق کی پوری رعایت کی حالانکہ اگر آپ چاہتے تو اس وقت اس خطہ ارض پر بسنے والے ہر فرد بشر کو کتاب سنت کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کرتے، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ ان سب کے لئے الگ الگ مفصل قانون مرتب فرمایا، جس میں ہر طرح کے مسائل کا حل موجود ہے۔

آپ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ اول مرحلہ میں ہی اسلامی حکومت کے لئے ایک بنیادی چیز بن جائے اور حکام و رعایا سب کے لئے ایک مکمل اور جامع نمونہ ہو اور اس کے ذریعہ سے حکومت و معاشرہ سب کی تہذیب بندی کی جاسکے۔

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ حقوق انسانی سے متعلق آیات کریمہ میں کرامت کے سامنے پیش کر دی جائیں:

اللہ نے انسانوں کو حقوق زندگی عطا کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ** ما اولی الالباب (سورۃ بقرہ آیت ۱۷) اور اسے اولیٰ (مکہ) تقاضا میں (تہذیبی)

زندگانی ہے۔ **فَلَكُمْ رُءُوسٌ اَمْوَالُكُمْ لَا تَظْلَمُونَ وَلَا تَظْلَمُونَ** (سورۃ بقرہ آیت: ۲۰۹) تم کو اپنی اہل ریسہ کے حق ہے، جس میں **اور ان کا نقصان نہ تھا انھوں نے عدل اور سادات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ان اللہ یا مریب العدل والاحتکاء** (سورۃ نمل آیت ۹۰) **خدا تم کو نقصان اور احسان کرنے کا علم دیتا ہے۔** **فاحکم بینہم بالقسط** (سورۃ المائدہ آیت: ۴۲) آپس میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا حکومتی معاملات میں باہمی مشورے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: **وامرهم بشوری بینہم** (سورۃ سوری آیت ۳۸) اور اپنے کام آپس کے مشورے کرتے ہیں۔ **حریت رائے اور آزادی تہذیب کی صراحت سورۃ شوری میں کی گئی عقیدہ مسلک کی آزادی دیتے ہوئے فرمایا: لا اکرہ فی الدینہ** (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۶) دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے۔ **امن و امان اور انتقال مکانی کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا: یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافتم۔** سورۃ بقرہ **مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہونا فامشولہ فی مناکبہا وکلول من رزقہ والیسر النشور** (سورۃ ملک آیت ۵) تو اس کی راہوں میں جلد پھر دو، اور خدا کا (دیا ہوا) رزق آغلا، اور تم کو اس کے پاس (قبول سے) نکل کر جانا ہے۔ **گھروں کی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یا ایہا الذین آمنوا لا تداخلوا بیوت غیریہم بیوتکم حتی تستنسوا وتسلوا علی اہلہا** (سورۃ نور آیت ۲۴) مومنو! اپنے گھروں کے سوا اور کسی (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت نہ کرو اور ان کو سلام کے بغیر داخل نہ ہو اور نہ

تعمیر حیات لکھنؤ

انسان کو کائنات کے ذریعے زندگی پر فوقیت و نفیست بخشی؛ **وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنی آدم و جعلناہم فی البر و البحر و رزقناہم من علی الطیبیت و فضلناہم علی کثیر م و من خلقتنا تفضیلاً** (سورۃ بقرہ آیت ۱۰) اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جسٹل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نفیست دی۔

نیز اسی شریعت میں اس کا بھی حق دیا گیا کہ افراد امت خود اپنے نمائندے حکومت میں بھیجیں اور آزادانہ طریقہ پر اپنے امیر کا انتخاب کریں چنانچہ جب آنحضرت نے پردہ فرمایا تو پہلے سے کسی کو بھی اپنا نائب اور جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا، اور نہ اس طرح کے کچھ اشارات کیے تھے، بلکہ معاہدہ خلد کے سپرد تھا کہ وہی اپنی منشا کے مطابق آپ کا جانشین مقرر فرمائے گا اور بعد میں لوگ اپنے حالات اور زمانہ و مکان کے لحاظ سے اپنے امرا منتخب کریں گے۔ آج سے چودہ سو سال پیشتر قرآن مجید نے جن حقوق انسانی کا اعلان کیا تھا اس کا ایک سرسری جائزہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا اور یہ اعلان رہتی دنیا تک کے لئے تھا اور ہے۔

مغرب کو جو غمخواری بہت ترقی ملی ہے وہ صرف ان ہی تعلیمات کی خوشنہی کرنے کی وجہ سے ملی ہے اگرچہ وہ اس کا اعتراف نہ کرے اور اس کو اپنے دانشمندی کا نتیجہ کیوں نہ تصور کرے، اس طرح مسلمانوں پر جو بار و نذرت کی کالی گھنٹ چھائی ہے وہ ان اصول بنیوی اور تعلیمات محمدی سے انحراف ہی کا نتیجہ ہے۔ اگر مسلمانوں کے اس طرز عمل سے اسلام اور تعلیم اسلام کو کوئی فخر لاحق ہونے والا نہیں ہے بلکہ سارا نقصان خود مسلمانوں کا ہے۔ اور جو لوگ صحیح معنوں میں ان تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی زندگی میں انھیں منطبق کرنا چاہتے ہیں تو ان کیلئے دارین کی سادات و کاروائی کھلی جا چکی ہے اس لئے کہ ارشاد خداوندی ہے: **وَلَوْ ان اهل القری آمنوا و اتقوا لندت حسن علیہم ہرکات**

من السماء و الارض و لکن کذ یول فاحذنا ہم بکنا کنا فیکم ہون۔ (سورۃ احزاب آیت ۹۶)

اگر ان بیٹیوں کے لوگ ایمان لائے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسان اور زمین کی برکات (کے روزانے) لکھ دیتے، مگر انھوں نے تو تمھیں کھیا، سو ان کے اعمال کی سزا میں ہم نے ان کو پکڑ لیا

**لقیہ: مدرسہ فلاح السین**

طلبہ میں سے عزیز القدر مولوی سید بلال عبدالحیٰ احمسی سید نے مولانا نذیر اللہ علی کے سامنے صحاح ستہ کی ادائگی پر عہد پھر مولانا مظفر نے اپنی سند پڑھ کر سنائی، اور ان طلبہ کو حدیث پاک کی روایت کی اجازت دی۔

اس مبارک موقع پر مولانا نذیر اللہ علی نے قرآن وحدیث کی تعلیم کی اہمیت اور اس کے مقام و مرتبہ کے سلسلہ میں ایک اہم خطاب فرمایا:

مولانا مظفر نے سب سے پہلے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: **”آپ بہت ہی خوش نصیب و خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ و فساد سیاسی و اقتصادی بحران، مادیت ولاذہنیت کے دور میں آپ کو دین اسلام کی تعلیم اور خاص طور پر قرآن وحدیث کی تعلیم کے سیکھنے و سکھانے اور اس کی نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ موقع نصیب فرمایا، آپ اس پر اس خداوند تقدس کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔“**

لئن شکرتکم لازیدتکم مولانا مظفر نے مزید فرمایا کہ حدیث کی عظیما نشان کتابیں جن کی ادائگی آپ کے سامنے پڑھی گئیں۔ ان کے مؤلفین کو اس دنیا فانی سے رحلت ڈیٹے ہوئے صدیاں گزری ہیں، لیکن آج بھی ان کی یہ کتابیں زندہ جاوید ہیں۔ اور انکو وہ مقبولیت و مقام حاصل ہے جو دوسری کتابوں کو نہیں۔ یہ سب ان مؤلفین کی اخلاص و دلہنیت کی دلیل ہے۔“

اور یہ بھی فرمایا کہ: **”اس وقت حدیث شریف کا یہ دور اس مدرسہ میں جو اپنی ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ بہت ہی موزوں دستاویز اور اس بات کی خمازی کرتا ہے کہ مدرسہ کے ذمہ داران اپنے عمل میں مخلص اور ہمدرد کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ انکی**

آج بیت اللہ  
اگر کھینچے جا رہے ہیں!

تو ہمارا مشورہ ہے  
ان کے کھینچنے سے  
بیماری یہ تین شرطیں ہیں  
۱۔ سفر میں ضرورت سے لکھیں  
۲۔ حجت مولانا محمد منظور نعمانی  
قیمت مجلہ ۱۳، غیر مجلہ ۱۰ روپے

آسان حج  
پاکٹ سائز قیمت ۳/۵۰  
از: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

دریاد نبوت کی حاضری  
از: مولانا سناظور احمد گیلانی  
ایک عاشق رسول کا سفر نامہ البیہلہ العزیزیں قیمت ۷/۵۰ روپے

نوٹ -  
انہوں کی کاپیوں ایک ساتھ منگانے کی صورت میں  
انجام دیا جاتا ہے۔  
ہماری ہمت

**افتان بکدلو**

مد رس اسلامی تلخہ اور قرآن وحدیث کی نشر و اشاعت کام کر رہے ہیں۔ اور یہاں ایسے فضلاء و علماء تیار ہونگے جو قرآن وحدیث کی ترویج اور اس کی نشر و اشاعت کو اپنی زندگی کا اولین مقصد بنائیں گے۔ آخر میں طلبہ واساتذہ اور تمام حاضرین کو حدیث شریف سے اشتغال اور سنتوں پر عمل کرنے کا شوق اور دل سے لگاؤ سنت کی پابندی کی نصیحت کی۔ اور دو سب اذکار کے اہتمام کی ترغیب دلائی۔

یہ مبارک مجلس حضرت مولانا مظفر کے دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر مدرسہ کی ترقی میں اضافہ فرمائے۔“

اس کے بعد آپ یہاں کے بزرگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے خاص طور سے مولانا سید محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہ ان بزرگوں کی جدوجہد کا نتیجہ اور ان کی دعاؤں کی برکت ہے کہ شہر آبادی سے دور دراز اس خطہ میں اتنا بڑا دینی ادارہ قائم ہے۔ اور آج یہاں پر ایسی عظیم الشان دہا برکت مجلس کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں اس سے نیک نال لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ مستقبل قریب میں انشاء اللہ العزیز یہ

اصولین القیمہ بجوزی کی معرکہ الخوف والظفرین

اللہ ان اللہ النبوی

کے خلاصہ اور اس کی شرح  
جس میں تمام  
جسمانی، روحانی امراض کا اماریت کی روشنی میں علاج بتایا گیا ہے

**مستند جدید طب نبوی**

محمد ادریس مددی

عنوان: ۲۵ صفحہ ۲۵۶ قیمت ۲۰ روپے

صلی کا پتہ  
اسٹیشن روڈ بکدلو، عبدالعزیز روڈ، بسین مسجد، لکھنؤ۔ ۲۲۶ (ہجری)

# ہفتین

کلیم احمد صاحب

چند دن سے تھے نہایت ہی پس و پیش میں ہم چپ ہی رہ جائیں کہ اظہار خیالات کریں پھر یہ سوچا کہ پس و پیش کا اب وقت نہیں ہم نشیں آذرا دل کھول کے کچھ بات کریں

ہم نشیں! یاد ہے تجھ کو کہ تیرے ہاتھ ہم سائے گل تھے تھے چائے والوں کے لئے تو اگر شمع تھا۔ ہر تیرے لئے فانوس دیدہ و تازہ کا اک ساتھ نکالا تھا جلوس حسن تھا حسن پرستی کا یہ ماحول نہ تھا تجھ میں پیدا کیا ہم نے نیا احساس جمال ہم نے تویر کھیا تیرے لئے لال قلعہ بات کرنے کو دی اردو کے معنی ہم نے

یہ نہیں ہے کہ بغاوت مجھے آسکتی نہیں بات یہ ہے کہ میری غوغا دفا جاتی نہیں کہ ہے آئینہ دکھاتی ہے مجھے میری منزل دیکھنا یہ ہے کہ کب تک مجھے شرم آتی نہیں

تم عمل پر نظر ثانی اگر کر لو گے ہم بھی کوتاہیوں سے صرف نظر کر لیں گے پیارے ہم دوست تھیلے میں لکھو آئیں تم جو رخ پھیر دے منہ ہم بھی ادھر کر لیں گے

درد مندان محبت کا۔ ہی کہنا ہے ہم نے زخموں کو بھی زبور کی طرح پہنا ہے اپنے کرکوتے کی گھمسی لے اٹھ جائیں گے نہ ہمیں رہنا ہے پیارے نہ ہمیں رہنا ہے نقتس ہے ہر درد دیوار پہ اچھا غم دور تم بھی مغرور نہ ہو ہم کو۔ ہی کہنا ہے

تم سنو یا نہ سنو نہ کہہ کر کوئی یاد کر دو ہم کو۔ ہی کہنا ہے پکار جاؤ خود نمائی کی ہوس میں تمہیں احساس نہیں خواہ رسوا کئے جاؤ کہ سنو کئے جاؤ

تم ہی کہہ دو بھلا یہ شوق کوئی شوق ہوا! آج ادنیٰ خجائی پہ بیٹھو کل آملے جاؤ؟ دوست بن دوست نہ بننے میں بہت گھٹا ہے آ کر پھر دوستی کی آب و ہوا تازہ کریں آگے پھر پھیل چلے رنگ چسپن بوئے جن آ کر پھر رسم گل دبا دھبا تازہ کریں

آ کر پھر درد کا ٹوٹا ہوا زنتہ جوڑیں آ کر پھر وعظ و نسیان دانا تازہ کریں درد مندی سے بڑھائے تھے پھر ہاتھ میں تم تو بھی لگے ہاتھ بڑھانے کے ساتھ ہمیں



# ایک حیرت انگیز شبانہ سفر نبوی ﷺ

مولانا اقبال احمد اعظمی ندوی مدنی

معراج نبوی علی صاحب الصلوٰۃ والسلام تاریخ انسانی کا ایک عظیم اور حیرت انگیز واقعہ ہے۔ معراج کا عظیم الشان واقعہ اس وقت پیش آیا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عریضہ فیقول کی جدائی اور بے رحم پروسیوں کی ستم رانی سے دوچار تھے۔ چند نفوس کے علاوہ ہر شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار نظر آ رہا تھا۔ آپ کی بات سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ خصوصاً اہل طائف کے انداز سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی تھی۔ ہر طرف مایوسی اضطراب، تلسن و بیچارگی کا ماحول نظر آ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ العجمی رحلت فرما چکی تھیں اور عمر محترم ابوطالب بھی دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔ ایسے وقت میں اللہ رب العزت نے اپنے حضور میں طلب فرما کر آپ کی دلجوئی فرمائی اور آپ کی عزت و امامت پر بھر پور ثبوت فرمادی گئی۔ اور اعلان ہوا:

سیرت من حرم الخ حرم کما مرسی البدن داج من الظلم آپ ایک شب حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (ابا وجود بیک اسکی مسافت چالیس روز کی ہے، اس طرح تشریف لے گئے جیسا کہ چاند رات کی تاریکی میں نہایت سہجے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہے، یہاں مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کرام پہلے سے منتظر تھے، حضور کی امامت میں سب نے نماز ادا فرمائی پھر جبرئیل امین نے تین پیارے پیش کئے، ایک میں شراب تھی دوسرے میں پانی، تیسرے میں دودھ، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ نوش فرمایا، حضرت جبرئیل نے مہض کیا حضور کو فطرت سلیمہ کی طرف رہنمائی ہوئی، یہ سفر کی پہلی منزل تھی اس کو اسراء بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم معجزہ سے کم نہ تھا، لیکن اس سے بھی ہمیں زیادہ حیرت انگیز وہ شبانہ سفر جو یہاں سے شروع ہوا اور قدم مبارک اس مقدس زمین سے اٹھے

اور کہیں روح القدس کے نام سے پکارا گیا، یہی وہ مقرب فرشتہ ہے جو بارگاہِ نبوی سے پیغامِ آقا اور پوری امانت و دیانت کا سہرا لے کر آیا، آپ کو سیدار کیا، ادرائے ساتھ حرم کعبہ کے حطیم کے پاس لے جا کر سینہ مبارک چاک کیا، اور آب زمزم سے دھویا اس کے بعد سونے کا ایک طشت ایمان و حکمت سے بھر کر لائے اور سینہ مبارک میں ڈال کر بند کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر حرم کے دروازہ پر لائے جہاں وہ مولوی (ہراق) تھی جو بجلی سے زیادہ تیز گام اور روشنی سے زیادہ سبک خرام جس پر سوار ہو کر مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے اور یہ سفر لمحوں میں طے پایا جس کی مسافت چالیس دن کی تھی شاعر نے اسی کو یوں بیان کیا ہے:

سیرت من حرم الخ حرم کما مرسی البدن داج من الظلم آپ ایک شب حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (ابا وجود بیک اسکی مسافت چالیس روز کی ہے، اس طرح تشریف لے گئے جیسا کہ چاند رات کی تاریکی میں نہایت سہجے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہے، یہاں مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کرام پہلے سے منتظر تھے، حضور کی امامت میں سب نے نماز ادا فرمائی پھر جبرئیل امین نے تین پیارے پیش کئے، ایک میں شراب تھی دوسرے میں پانی، تیسرے میں دودھ، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ نوش فرمایا، حضرت جبرئیل نے مہض کیا حضور کو فطرت سلیمہ کی طرف رہنمائی ہوئی، یہ سفر کی پہلی منزل تھی اس کو اسراء بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم معجزہ سے کم نہ تھا، لیکن اس سے بھی ہمیں زیادہ حیرت انگیز وہ شبانہ سفر جو یہاں سے شروع ہوا اور قدم مبارک اس مقدس زمین سے اٹھے

معراج کا یہ عظیم الشان واقعہ بقول امام زہری پانچویں سال نبوی میں اور مشہور قول کے مطابق بارہویں سال نبوی میں پیش آیا۔ واقعہ کی تفصیل جو قرآن کریم اور صحیح احادیث سے معلوم ہوتی ہے، اس طرح ہے کہ آپ حضرت ام ہانی کے گھر آرام فرماتے تھے۔ رات کا وقت تھا جبکہ ساری دنیا نیند کے آغوش میں مست و مدہوش تھی کہ چنانک قاصد باری تعالیٰ حضرت جبرئیل نے (جسے قرآن میں کہیں روح الامین

تاکر خوردوں اردوں کھریوں کی مسافت طے کر کے ملکوتی پرواز کے ساتھ انسانیت کا سردار اس مقام پر پہنچنے کے جہاں کو زمین کی مخلوق کی رسائی نہیں محبوب خدا کے سفر کی دوسری منزل شروع ہوتی جو اہل معراج تھے۔

جب حضرت جبرئیل آپ کو لیکر آسمان پر پہنچے اور آسمان کے داروغہ سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا، تو اس نے کہا کون، انھوں نے جواب دیا کہ جبرئیل اس نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ اور کون ہے، انھوں نے کہا، سیکر ساتھ محمدؐ ہیں، اس نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ تو انھوں نے اثبات میں جواب دیا ہر حال اب جب آسمان پر تشریف لے گئے تو ایک شخص کو پیٹھے ہونے لگا، اس کے دائیں بائیں بہت سی پرچھائیاں تھیں۔ جب وہ شخص اپنی دائیں جانب بڑھتا تو ہستا، اور جب بائیں جانب نگاہ اٹھاتا تو داتا، آنحضرت کو دیکھ کر اس نے کہا کہ مجھ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند صالح آئے حضرت جبرئیل سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں۔ کہا کہ یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد اور وہیں ہیں، پھر دوسرے آسمان پر پہنچے تو اس قسم کا سوال و جواب ہوا، اس طرح مختلف انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے ملاقات فرماتے ہوئے "سدرۃ المنتہیٰ" پہنچے یہ وہ مقام ہے جس سے اوپر فرشتوں کی بھی پرواز نہیں، انتظامات عالم کے لئے احکام خداوندی ہیں اسے اتارے ہیں اور مخلوق کے اعمال کا ریکارڈ ہیں جمع کیا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل اس مقام پر پہنچے ہوئے رک گئے، کہ: س میری رسائی کی حد یہی ہے اب اس کے آگے حضور جبرئیل نے حضرت جبرئیل کا جو مقام اللہ تعالیٰ نے تمہیں کر رکھا تھا، اس سے آگے کیسے بڑھ سکتے تھے، اور نہ بایا کہ اگر زمین کے آگے جانے کی جرأت کی تو میرے پر میں کھراک ہو جائیوں گے جس کی ترنگا شرح سعدی کے اس شعر سے ہوتی ہے

محممت ہوسے ۱ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد و ایمان کی تکمیل اور درود مصائب کے خاتمے کی بشارت ہے۔ ۲ رحمت خاص کا مزہ دنیا کا امت محمدی میں ہے ایک جو شرک کا تم کج نہ ہوا ہو۔ کرم مغفرت سے سرفراز ہوگا ۳ اس موقع پر خداوند تعالیٰ نے آپ کی امت پر جاس وقت کی نماز فرض کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عطیہ ربانی کو لے کر جب واپس ہوئے تھے۔ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا خدا نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاس وقت کی نماز، انھوں نے کہا آپ واپس بارگاہِ نبوی میں جائے۔ کہ آپ کی امت اس کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ آپ گئے تو خدا نے ایک حصہ تم کو دیا، واپس آئے تو حضرت موسیٰ نے کہا دوبارہ جائے، آپ کی امت اسکی بھی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ آپ گئے تو پھر خدا نے ایک حصہ کی تکمیل فرمادی اسکی طرح کئی بار آپ کو بارگاہِ الہی میں حاضر کیا شرف حاصل ہوا حتیٰ کہ آخر میں حضرت یاسج وقت کی نماز نہ گئی، لیکن قرآن مجید میں و تمون کا لے گا۔ اسکی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حکم میں بغیر تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ عظیم تحفہ کی ذریعہ کو اس شان سے ہمیں مل گیا کہ۔ آیت کو عطا ہوا اور کیوں نہ ایسا ہوتا کہ آپ کی مغفرت مسلم جس کو کوئی نہیں پاسکتا کہ حتیٰ کہ جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ (باقی صفحہ)

۱۰ فروری ۱۹۹۸ء

تھا کہ جبرئیل ہم سے سے پلٹ گئے کتنا ادنیٰ ہے خدا جانے مسلمان کا مقام آدمیت و روح انسانیت کی یہ داستان قرآن کریم کی زمین نبوی سورہ میں کوئی دیکھے تو تیرے چل جانے کا کوئی ٹوٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و بلندی لامحدود ہے جس کو قرآن کریم کی آیت "ورفعناک ذکرک" کی تفسیر میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اسی بزرگی و برتری اور شرف کمال کا تو یہ نتیجہ ہے کہ آیت اس خالق کائنات کا دیوار جہاں ستور اول نے چپکے سے پردہ اٹھا دیا، اور خلقت کا راز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہونے کے جن کی لطافت و نزاکت بارافاظ کی متعل نہیں اسوقت آپ کو بارگاہِ الہی سے تین عظیم تحفے مرحمت ہوئے۔ ۱ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد و ایمان کی تکمیل اور درود مصائب کے خاتمے کی بشارت ہے۔ ۲ رحمت خاص کا مزہ دنیا کا امت محمدی میں ہے ایک جو شرک کا تم کج نہ ہوا ہو۔ کرم مغفرت سے سرفراز ہوگا ۳ اس موقع پر خداوند تعالیٰ نے آپ کی امت پر جاس وقت کی نماز فرض کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عطیہ ربانی کو لے کر جب واپس ہوئے تھے۔ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا خدا نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاس وقت کی نماز، انھوں نے کہا آپ واپس بارگاہِ نبوی میں جائے۔ کہ آپ کی امت اس کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ آپ گئے تو خدا نے ایک حصہ تم کو دیا، واپس آئے تو حضرت موسیٰ نے کہا دوبارہ جائے، آپ کی امت اسکی بھی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ آپ گئے تو پھر خدا نے ایک حصہ کی تکمیل فرمادی اسکی طرح کئی بار آپ کو بارگاہِ الہی میں حاضر کیا شرف حاصل ہوا حتیٰ کہ آخر میں حضرت یاسج وقت کی نماز نہ گئی، لیکن قرآن مجید میں و تمون کا لے گا۔ اسکی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حکم میں بغیر تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ عظیم تحفہ کی ذریعہ کو اس شان سے ہمیں مل گیا کہ۔ آیت کو عطا ہوا اور کیوں نہ ایسا ہوتا کہ آپ کی مغفرت مسلم جس کو کوئی نہیں پاسکتا کہ حتیٰ کہ جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ (باقی صفحہ)

# عالم اسلام

محمود الازھار ندوی

فرانس کی پاکستان کو دس کروڑ ڈالرس کی امداد : فرانس نے پاکستان کو توانائی ایٹمی کمیونٹی کیشیز، ہسپتال اور شہری ہوا بازی بریڈل میں امداد اور عام اشیاء کی درآمد کے لئے (۱۰ کروڑ (۴۰) لاکھ ڈالر کی امداد دینے سے اتفاق کر لیا ہے اسکے علاوہ فرانس کراچی، لاہور اور اسلام آباد کی ایئر پورٹ پر کراچو اور شہری ہوا بازی کے عمل کو ترمیمی سہولتوں کی فراہمی کے لئے پاکستان کو مزید (۲۰) لاکھ ڈالر کی امداد فراہم کرے گا جس میں تکنیکی امداد بھی شامل ہے۔ اس مقصد سے ایک معاہدہ پرفرانسیسی محکمہ خزانہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور محکمہ معاشی امور کے ایڈیشنل سکرٹری آف ابراہم خان نے دستخط کیے ہیں۔

## اسلامی نظام معیشت کے نفاذ پر صدر پاکستان کا زور

پاکستان کے صدر غلام آصف خان نے اسلامی نظام معیشت کو نافذ کرنے پر زور دیا ہے، انھوں نے کہا کہ ملک کی معاشی خرابیوں کا حل اسلام ہی میں تلاش کیا جانا چاہیے، انھوں نے پاکستان سوشلسٹی آف ڈیولپمنٹ اکنامس کے سروسز سالانہ اجلاس کا افتتاح اسلام آباد میں کرتے ہوئے کہا کہ سرمایہ کاری اور سوشلزم دونوں کا نام ثابت ہو چکے ہیں۔ صفت اسلام ہی ایک ایسا نظام ہے جو دنیا کے غیر متوازن سماج کے عدم توازن کو دور کر سکتا ہے، انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی معاشی کارکردگی گذشتہ دو سال کے دوران انتہائی پایس کن نامی معیشت کے ماحول کے باوجود بھی بہتر رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار میں ترقی کی شرح کو ۶.۷ فیصد تک برقرار رکھا گیا ہے اور فیڈرل کی شرح کو گذشتہ دوہے میں ۵ فیصد سے بڑھانے میں کامیاب دیا گیا۔ انھوں نے اس بات پر زور

کے حقوق کی بحالہ کے سرکاری فیصلہ کے خلاف کر دیے تھے۔ واضح ہے کہ ۹۲ میں بلغاریہ کے سابق حکمرانوں نے ترک سزاؤں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ثقافتی حقوق سلب کرنے تھے، اور مسلمانوں کو ان کے نام اور روایات تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا اس انشراح، آمریت کے نتیجے میں مسلمان بڑی تعداد میں ترک وطن کر کے ترکی میں داخل ہوئے تھے، اور اطلاعات کے مطابق کئی لاکھ مسلمان ترکی پہنچ گئے تاہم بلغاریہ میں مسلمانوں کی کل تعداد لاکھ مشرقی یورپ کے دوسرے ملکوں کی طرح بلغاریہ میں بھی آنے والی نظریاتی تبدیلیوں کی وجہ سے اس قسم کے ظالمانہ انسانیت دشمن فیصلے واپس لے جا رہے ہیں حکمرانوں نے سابق حکومت کے فیصلہ کو کالعدم قرار دے کر مسلمانوں کے حقوق بحال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

بلغاری حکومت نے اپنے اعلان میں واضح طور پر کہا ہے کہ ملکی آئین کے مطابق ترک سزاؤں برابر کے شہری ہیں، اور انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو قدیم باتنل کو حاصل ہیں، دوسری طرف حکومت نے قوم پرستوں کو بھی یقین دلایا ہے کہ لائنوں میں ان کی آبادی کا تناسب بڑھ گیا ہے اور ان کی اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بنیاد ہے کہ عیسائیت انسانوں کے درمیان مساوات کے اصولوں پر قائم ہے اور لوگوں کے دلوں میں خدو خداندی، خستوخ و خنوع کا جذبہ پیدا نہیں کر دے انصاف کی بنیادیں مستحکم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے، مزید برآں عیسائیت انسان کو اخلاق کے بلند مدارج پر فائز کرنے سے بھی قاصر ہے اس طرح وہ ایک بار اور انسانی زندگی کی ضرورت پوری کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہے رسالہ میں ایک مضمون شائع ہے جس کا عنوان ہے "امریکہ ملک کرائج کرتے ہوئے" اس میں کہا گیا ہے کہ بعض لوگ اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر لائے اپنا ہے میں کیونکہ یہی وہ واحد مذہب ہے جس میں انسان باہمی احترام اور ہمدردی کے جذبات پاتا ہے۔ رسالہ نے ۱۹۹۲ میں امریکی کانگریس کی ممبری کے لئے مسلمانوں کے آئین میں حصہ لینے کا امکان ظاہر کیا ہے کیونکہ امریکہ کے مسلم رہنما اسلامی جماعتوں کو ایکشن رجسٹر میں اپنے نام درج کرائے پر

## ترکی میں اسلامی طریقے سر ڈھانے کا معاملہ یونیورسٹیوں کو سپرد :

حکومت ترکی نے ان تمام قوانین کو منسوخ کر دیا ہے جن کے تحت یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طالبات کو اسلامی طریقے سے سر ڈھانے سے روک دیا گیا تھا وزارت تعلیم کو سپرد : حکومت ترکی نے ان تمام قوانین کو منسوخ کر دیا ہے جن کے تحت یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طالبات کو اسلامی طریقے سے سر ڈھانے سے روک دیا گیا تھا وزارت تعلیم کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ اب یہ معاملہ

## میکائل گور باچوف مسلمان ہیں !

ترکی کی ایک عورت کا دعویٰ ہے کہ وہ روسی صدر میکائل گور باچوف کی بہن ہے اس سال سیوی ترکوونہ نامی اس عورت نے ایک انٹرویو میں کہا کہ گور باچوف کے والد ترک تھے، جو پہلی جنگ عظیم کے بعد روس میں آکر بس گئے تھے، انھوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے اور گور باچوف کے والد مرحوم علی حبیب نے دوس میں بسنے کے بعد دوسری شادی کی، اور گور باچوف اس دوسری بیوی کی اولاد ہیں۔

امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ

ایک امریکی رسالہ نے امریکا میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، اور مسلمانوں کی تعداد روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے گذشتہ برسوں کے مقابلے میں ان کی آبادی کا تناسب بڑھ گیا ہے رسالہ نے اس کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ عیسائیت انسانوں کے درمیان مساوات کے اصولوں پر قائم ہے اور لوگوں کے دلوں میں خدو خداندی، خستوخ و خنوع کا جذبہ پیدا نہیں کر دے انصاف کی بنیادیں مستحکم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے، مزید برآں عیسائیت انسان کو اخلاق کے بلند مدارج پر فائز کرنے سے بھی قاصر ہے اس طرح وہ ایک بار اور انسانی زندگی کی ضرورت پوری کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہے رسالہ میں ایک مضمون شائع ہے جس کا عنوان ہے "امریکہ ملک کرائج کرتے ہوئے" اس میں کہا گیا ہے کہ بعض لوگ اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر لائے اپنا ہے میں کیونکہ یہی وہ واحد مذہب ہے جس میں انسان باہمی احترام اور ہمدردی کے جذبات پاتا ہے۔ رسالہ نے ۱۹۹۲ میں امریکی کانگریس کی ممبری کے لئے مسلمانوں کے آئین میں حصہ لینے کا امکان ظاہر کیا ہے کیونکہ امریکہ کے مسلم رہنما اسلامی جماعتوں کو ایکشن رجسٹر میں اپنے نام درج کرائے پر

## عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے مبلغوں نے اسلام قبول کر لیا

لکھنؤ کے مشہور اخبار "عالم اسلام" کی اطلاع کے مطابق لاہور میں اسلام کا اضافہ کرنے کا ارادہ رکھنے والی عیسائی تنظیموں کا منصوبہ اس وقت ناکام ہو گیا جب ان کی جانب سے بھیجے گئے عیسائی مبلغوں کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔ ان تنظیموں نے چھ ہزار چار سو تیس (۶۲۵۳) مبلغوں کے ایک گروہ کو تبلیغی تربیت دے کر لاہور میں راجدھانی مندر دیوانہ کیا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ عیسائیت کی تبلیغ کریں اور وہاں کے مسلمانوں کے رگڑے میں پیوست اسلام کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکیں۔ ان مبلغین نے لاہور میں آکر جب وہاں کی مقامی زبانوں کا مطالعہ شروع کیا تو اس دوران ان کو اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا بھی موقع ملا اور وہ اسلامی تعلیمات سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ ان کی اکثریت عیسائیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئی اور وہ اعلیٰ جہان وہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے، اب ان کی اسلامی تبلیغ کی سرگرمیوں کا مزہ بن گئے، ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ عیسائیت کے دوران انہیں مذاہب عالم کے مطالعہ کا موقع دیا گیا تھا مگر اسلام کی صفت مسیح شدہ تعلیمات سے ہی واقف کر لیا گیا تھا، اور انھوں نے اصل اسلام کو اس وقت سمجھا ہے، جب انہیں اپنے میدان عمل لاہور میں آکر اس کے اصل ماخذ کا براہ راست مطالعہ کا موقع ملا ہے لاہور کے مسلمانوں کی ایک ذمہ دار تنظیم (الجمعیت الاسلامیہ کوادولنی) کے رابطہ خانہ کے جنرل سکرٹری محمد فانی سانیو نے مصر میں قائم "دعوت اسلامی" نامی ادارے کی قیادت کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "عالیٰ جرح تنظیم" کی امداد سے عیسائی تنظیموں نے گذشتہ چند سالوں کے دوران لاہور کے مسلم قبائلی علاقوں اور راجدھانی نمبر دو بائیس کے لئے (۶۲۵۳) اشخاص کو تربیت دی اور اس مقصد کے لئے ان تنظیموں نے ازبغی نسل کے علماء کی بھرتی کی تاکہ وہ وہاں پہنچ کر لوگوں کی نگاہوں کو اجنبی معلوم نہ ہوں اور ان کو تلقین کی کہ وہ لاہور یا اور اس کی علاقائی زبانوں میں لکھ ل حاصل کریں اور وہاں کے معاشرے میں گھل ج ل کر اپنے کام کا آغاز کریں۔ مبلغوں کا یہ

گروہ حسب ہدایت وقتاً فوقتاً لاہور کے مسلم قبائلی علاقوں اور راجدھانی کے مسلم اکثریتی علاقوں میں غیر محسوس طریقہ پر آباد ہو گیا، یہاں تک کہ ان میں سے سینکڑوں نے اس ملک کی قومیت کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر لیا۔ ان مبلغوں کی اکثریت "کوادولنی قبیلہ کے باشندوں کے درمیان آکر آباد ہوئی۔ یہ قبیلہ وہ ہے جسے ملک میں سے پہلے اسلام قبول کیا تھا، اور آج تک پوری سختی کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل سہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جب مسلمانوں کو ان مبلغوں کی امداد رائج مقاصد کا علم ہوا تو انھوں نے کھیلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے مختلف مکتبہ لکھنؤ میں لکھنؤ، فوجا، کاسا، سکول کا تیل وغیرہ میں آکر مذاہب کا نفر نسون اور اجتماعات منعقد کیں جن میں مذاہب پر لکھل کر بحثوں اور مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا ان کا نفر نسون میں عیسائیت بری طرح ناکام ہوئی، اور یہ مبلغین کسی ایک غیر عیسائی کو بھی متاثر نہ کر سکے، بلکہ اس کے برعکس یہ ہوا کہ خود ان مبلغوں کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا، اور وہ لاہور یا کی اسلامی تنظیموں سے وابستہ ہو کر اسلام کے مبلغ بن گئے اور برملا اعلان کیا کہ اسلام سے متعلق اب ان کا یہ نظریہ بدل گیا ہے کہ اسلام ازلیقہ کی سرزمین میں ایک سیرینی اور نسانہ حنین کی حیثیت سے داخل ہوا اور یہ کہ اس کی تعلیماتیں عہد حاضر کی رہنمائی کی صلاحیتوں میں مغفورد ہیں۔

# سوال و جواب

محمد طارق ندوی

سوال: کیا نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھانا ضروری ہے؟

جواب: نہیں! نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا واجب نہیں ہے، لیکن سنت ہے اگر کوئی شخص ہاتھ نہ اٹھائے تو بھی نماز درست ہو جائے گی، لیکن اس کا ایسا کرنا خلاف سنت ہوگا۔

سوال: ایک شخص قاعدہ ادلی میں بیٹھا اور شہید پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ گیا پڑھنے کے بعد کیا کرے؟

جواب: شہید پڑھنے اور سجدہ سہو کیے سوال: ایک شخص کو بقدر رضا کا اگر دیسے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یہ گراہمت اس صورت میں ہے جبکہ

سوال: مستحق زکوٰۃ مفروضہ ہوں ہوں اگر اس پر رضا کے زیادہ کا فرض ہو تو چاہے جتنا فرض ہوا تو زکوٰۃ سے سکتے ہیں۔

سوال: کیا عورت اپنے بائوں کو گھوڑا سوار ہونا عورت کا بال گھوڑا درست نہیں ہے۔

سوال: بہت لوگ ذاتوں سے ناخن کاٹتے رہتے ہیں، ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: ذات سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے

سوال: ناخن پاش کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس کے اجزائیں کوئی غیر نجس نہ ہو تو اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: تاشا کے پتوں کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں۔

جواب: (بقیہ صفحہ پور)

علمی، ادبی اور عربی مطبوعات کا اہم مرکز

## المکتبۃ النادیۃ

چند بہترین مطبوعات

ترجمان القرآن ۴۰ جلد ۳۰/۱	شہد شریعت
بیان القرآن ۲۰ جلد ۳۰/۱	تمہید دارالعلوم اسلامی
آسان لغت القرآن ۲۰ جلد ۳۰/۱	تمہید تفسیر
غبار خاطر ۲۰ جلد ۳۰/۱	ترک بند تالیفات کلاس
انوکھی گوامر (پار زبانوں میں) ۳۰/۱	ادوار اردو کا مولا نا اور ان کا اثر
تاریخ جنگ اوردو ۲۰ جلد ۳۰/۱	صدر بارگ
تاریخ جنگ اوردو ۲۰ جلد ۳۰/۱	بان دروس فقہی

اس کے علاوہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی مولانا منظور نعمانی صاحب سنیس تحقیقات و نشریات اسلام، مکتبہ الفتوح اور مکتبہ اسلام کی جملہ عربی، اردو، انگریزی و سنی و سنیات سے متعلق کتب کے سے طلب کریں۔

نوٹ: پچاس روپے سے زائد کی کتاب سگنے والے حضرات قیمت بریل رواد کوئی رقم معاف ہونے کی ضمانت کے ساتھ کتاب رجسٹر ڈیک پبلش رواد کے بجائے ڈیک

المکتبۃ النادیۃ ۳۰/۱

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

Kaduni Book Depot, P.N. 33

DIRUL ULOOM NADWIYATUL ULMA

المکتبۃ النادیۃ ۳۰/۱

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

Kaduni Book Depot, P.N. 33

DIRUL ULOOM NADWIYATUL ULMA